کیا تبلیغ حق پھولوں کی سیج ہے؟

حافظ محمد اسحاق سلفی
کوٹلی پور

احمدہ واصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد:

فریضہ تبلیغ حق ادا کرنے کی پاداش میں کیا کیا مصائب اٹھانے پڑتے ہیں تاریخ عالم کی لوح جبین پر ان کے نقوش آج بھی مرتسم ہیں۔ حق کی تبلیغ کرنے والوں پر آلام و مصائب کی یورش کے تصور سے بھی انسان لرز جاتا ہے۔ حق کی تبلیغ کرنے والوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے کہیں ان کو تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا لیکن انہوں نے تپتی ہوئی ریت پر بھی لیٹ کر فریضہ تبلیغ کو ادا کرتے ہوئے یوں لب کشائی کی:

"احد" "احد" (اللہ ایک ہے)

فریضہ تبلیغ ایسا فریضہ ہے کہ جس کو حقیقی مسلمانوں نے سولی پر لٹک کر بھی مسلمانی کے دعوے کو سچ کر دکھایا اور لوگوں کو یہ سبق دے دیا کہ اگر تم کو تلوار کی دھار کے نیچے اور نیزے کی انی پر بھی فریضہ تبلیغ حق ادا کرنا پڑا تو اسے نبیوں کی سنت اور صحابہ کرام کا طرز عمل سمجھتے ہوئے تم فریضہ تبلیغ سے اعراض نہ کرنا۔ سیدنا نوح علیہ السلام ہوں یا سیدنا ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تبلیغ حق کے سلسلے میں سبھی کو ہی نمرودوں، شدادوں اور فرعونوں کے تشدد کا سامنا کرنا پڑا، انبیاء کرام کے جلیل القدر گروہ میں سے ستر انبیاء کرام کو تبلیغ حق کے صلہ میں جام شہادت بھی نوش کرنا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فلک چہارم پر گئے چھ سو صدیاں گزر گئیں تو اچانک کوہ صفا کی چوٹی حق وصداقت کی پرشکوہ آواز سے گونج اٹھی لات وعزیٰ اور منات وہبل جیسے خودساختہ خداؤں پر لرزہ طاری ہو گیا مگر ان پتھر کے پجاریوں کے سینوں میں آتش عناد کے لاوے ابلنے لگے۔ وقت کے ساتھ نمرودوں اور شدادوں نے ابولہب اور ابوجہل کا روپ دھار لیا۔ دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کرتے وقت امام الانبیاء ﷺ کو جس قدر ظلم وستم کا نشانہ بننا پڑا اگر ان کا ہلکا سا خاکہ بھی قرطاس پر کھینچنے کی کوشش کی جائے تو قلم کا کلیجہ پھٹ جائے اور کاغذ کا سینہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

آیئے میں آپ کو تھوڑا سا تبلیغ حق کرنے والوں کا حال نبی مجسم کی زبان مبارک سے سنا دوں۔ حضرت خبابؓ بن ارت کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی مصیبتوں کا حال ذکر کیا اور درخواست کی کہ ہمارے لئے آپ دعا کیجئے۔ چونکہ یہ بھی ایک قسم کی بے تابی کا اظہار تھا اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے ایسے لوگ بھی آئے جن کو زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا اور کسی نبی کے آرے کے ساتھ دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کا گوشت نوچا گیا مگر یہ تکالیف بھی ان کو حق کی تبلیغ کرنے سے روک نہ سکی۔

رسول اللہ ﷺ کی ان تعلیمات و تلقینات کا جو اثر آپ کے ساتھیوں پر ہوا وہ بھی کائنات والوں سے چھپا نہیں۔ ان ہی حضرت خبابؓ بن ارت (جو گذشتہ حدیث کے راوی ہیں) کا یہ واقعہ ہے کہ اسلام کے جرم میں ان کو طرح طرح کی تکالیف سے دوچار کیا جاتا تھا۔ آخر ایک دن زمین پر کوئلے جلا کر ان کو چت لٹا دیا گیا اور ایک شخص ان کے سینے پر پاؤں رکھے رہا کہ کروٹ نہ بدلنے پائے یہاں تک کہ کوئلے پیٹھ کے نیچے پڑے پڑے ٹھنڈے ہو گئے (ابن سعد جلد ۳) حضرت خبابؓ بن ارت نے مدتوں کے بعد حضرت عمرؓ کو اپنی پیٹھ دکھائی تو تپائے ہوئے سونے کی طرح سنگ دل قریش کے ظلم وستم کا یہ سکہ ان کی پیٹھ پر چمک رہا تھا۔ خود آنحضرت ﷺ کا وہ فقرہ جس کو آپ نے چچا ابو طالب کے جواب میں فرمایا تھا اس کی تاثیر اس وقت تک بھی کم نہ ہو گی جب تک آسمان میں سورج اور چاند کی روشنی قائم ہے۔ فرمایا چچا جان اگر یہ کافر میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تب بھی میں اس حق کی تبلیغ سے باز نہ آؤں گا۔

کائنات نے یہ کربناک منظر بھی دیکھا جو نعلین عرش عظیم کا سینہ روندتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے تھے وہی نعلین محبوب اکرم کی ایڑیوں سے بہنے والے خون سے گلنار بنے ہوئے تھے۔ اللہ کے محبوب نبیؐ پر مصائب کے پہاڑ اس لئے توڑے جاتے کہ آپ ان لوگوں کے سامنے حق کی تبلیغ نہ کریں قریش مکہ نے ایک مرتبہ رحمت عالمؐ کے سر پر مٹی پھینکنا شروع کر دی مبلغ حق اور علمبردار صداقت کے گیسو مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء ان کو دھوتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں۔ جناب حضرت حمزہ کے جسم کے کٹے ہوئے اعضاء کا ہار اب بھی تاریخ اسلام کو خون کے آنسو رلاتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہر انسان کو یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ تبلیغ حق انسان کے مومن ہونے کی علامت ہے برائی سے روکنا نیکی کی تبلیغ کرنا یہ ایمان کی نشانی

ہے۔

نبی رحمتؐ نے فرمایا:

من رایٰ منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ذالک اضعف الایمان .

جو انسان کسی برائی کو دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے روکے اگر وہ استطاعت نہ رکھتا ہو تو زبان سے روکے اور اگر وہ زبان سے روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس برائی کو اپنے دل میں برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے جس قوم پر بے شمار انعام فرمائے کہیں ان پر من سلویٰ نازل کیا اور دھوپ مین ان پر بادلوں کا سایہ کر دیا اور اس قوم کو اس وقت کے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی اور بہت سے اللہ رب العزت نے اس قوم پر انعام فرمائے لیکن وہ وقت بھی آیا کہ اللہ رب العزت نے ان پر اپنے انعام کو لعنت میں بدل دیا ارشاد ربانی ہے:

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون (المائدہ:۷۸)

ان کا جرم کیا تھا؟ کہ ان پر اللہ رب العزت نے لعنت فرمائی ان کے جرم کو بیان کرتے ہوئے قرآن یوں گویا ہوتا ہے:

کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون (المائدہ:۷۹)

تبلیغ کے ذرائع

حق کو غالب کرنے کیلئے اور باطل کو مٹانے کیلئے حق کی تبلیغ کرنے والوں نے جن ذرائع سے کام لیا اس کی تین اقسام ہیں:

(۱) شمشیر

(۲) تقریر

(۳) تحریر

اس میں شک نہیں کہ اسلام کی یہ ہمہ گیری شمشیر سے زیادہ اخلاق حسنہ کی مرہون منت ہے مگر اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ جب باطل قوتیں اخلاقی اقدار کو پسند نہ کرتے ہوئے آمادہ پیکار ہوگئیں تو غیرت اسلامی نے بزور شمشیر ان کی سرکشی کی پوری قوت سے دبا دیا اور آنے والی نسلوں کیلئے لوح تاریک پر اس قسم کے نقوش مرتسم کر دیئے کہ اسلام کی حفاظت کیلئے اگر سرکش اور جابر قوتوں سے ٹکرانا پڑے تو صحابہ کرام کا کردار ادا کرو کیونکہ مسلمانوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمان کسی حقیر چیونٹی یا بھیڑ بکری کا نام نہیں ہے۔ جسے طاغوتی طاقتیں پاؤں تلے مسل ڈالیں بلکہ مسلمان تو ایک آہنی چٹان ہے جس سے ٹکرانے والی ہر وقت پاش پاش ہونی چاہئے۔ اور تبلیغ حق کا مسلمانوں کے پاس جنگ بدر میں یہی ذریعہ شمشیر تھا کہ کافروں کی کثیر تعداد اور مسلمانوں کی تعداد قلیل ہے۔ اللہ رب العزت نے جب مسلمانوں کی طرف دیکھا کہ قلیل ہونے کے باوجود فریضہ تبلیغ حق کو بذریعہ شمشیر ادا کرنے کی پاداش میں گھروں سے نکل پڑے ہیں۔ تو اللہ رب العزت نے ان مسلمانوں کی نصرت کیلئے اپنے مقدس فرشتے آسمان سے نازل کر دیئے اور مسلمانوں کو نصرت عطا کی اور اس بات کو ثابت کیا کہ جو فریضہ تبلیغ حق کو ادا کرنے کی غرض سے اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی غیبی امداد فرماتے ہیں۔ تبلیغ میں دوسرا کردار تقریر کا ہے حضور علیہ السلام نے دعوت و تبلیغ حق کی ابتدا تقریر ہی سے فرمائی، جب اللہ رب العزت نے آسمان سے حکم عالی ارشاد فرمایا:

وانذر عشیرتک الاقربین (سورۃ الشعراء:۲۱۴)

تو نبی علیہ السلام نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بلا کر حق کی تبلیغ کی اور آخر میں خصوصاً اپنی شاخ بنی ہاشم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

یابنی ھاشم انقذوا انفسکم من النار

تقریر کی قوت اجسام پر ہی نہیں بلکہ ارواح و قلوب تک کو مسخر کر کے رکھ دیتی ہے فرمان مصطفیٰ کے مطابق صحابہ کرامؓ نے شمشیر کے ساتھ ساتھ تقریر کا سلسلہ شروع رکھا اور غیر مذاہب والوں کو حقانیت اسلام سے روشناس کرانے کیلئے تقریر ہی کا سہارا لیا۔ مقرر اور خطیب جس قدر باعمل اور صاحب کردار ہوگا اس قدر اس کی تقریر کے اثرات مرتب ہونگے بلاشبہ تقریر کی قوت شمشیر کی قوت سے سبقت لے جاتی ہے اور پھر صاحب کردار کی تقریر تو دنوں کی دنیا ہی بدل کر رکھ دیتی ہے یہی وجہ تھی کہ جب نبی علیہ السلام نے اس جادوگر کے سامنے تقریر فرمائی تو اس کو کہنا پڑا کہ یہاں میرا دم نہیں چل سکتا بلکہ اس نے نبی علیہ السلام کی مبارک زبان سے خطبہ کو سنا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا کائنات سوچتی ہے کہ آخر وہ کونسی طاقت تھی کہ جس تقریر نے لاکھوں آدمیوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی تو اس کے لئے میں ذکر کر چکا ہوں کہ مقرر اور خطیب کا صاحب کردار ہونا ہی سامعین کے قلوب کو جھنجھوڑ سکتا ہے بہرحال تقریر کا ذریعہ تبلیغ حق کیلئے ایک موثر ترین ذریعہ ہے۔ تیسرا نمبر تحریر کا ہے اگرچہ تحریر کا ذکر تیسرے نمبر پر ہونے لگا ہے مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شمشیر و تقریر سے برآمد ہونے والے مثبت نتائج کو لازوال اور لافانی کرنے میں سب سے زیادہ کردار تحریر کا ہے کیونکہ شمشیر و تقریر کے اثرات محض انہی لوگوں تک محدود ہیں جن کو ان سے واسطہ پڑا مگر تحریر کے ذریعے سے کی جانے والی تبلیغ ابدالآباد تک قائم و دائم رہتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں قرآن و سنت کی ہی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔